Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹۰

جلد ۴۲/۷۷ | منگل ۲۰۔ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۲۵۔ تبلیغ ۱۳۷۱ہش، ۲۵۔ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۴۵

دعا کبھی ناکام نہیں ہوئی

"یہ ہو ہی نہیں سکتا اور کبھی نہیں ہوا۔ ساری تاریخ انبیاء، ساری تاریخ مذاہب ہمیں بتا رہی ہے کہ دعا ہمیشہ کارگر ثابت ہوئی ہے اور دعا کے نتیجہ میں سعید روحوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں کھچے ہوئے دوڑتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہونے کی توفیق ملتی رہی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے کہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز چند ہفتوں سے علیل ہیں۔ بیماری قابلِ فکر صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو موصول شدہ تازہ اطلاع کے مطابق، "حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو گذشتہ روز خون دیا گیا تھا۔ لیکن کمزوری میں کمی نہیں ہو رہی۔ طبیعت بہتر نہیں ہے۔"

احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے۔ معجزانہ شفا عطا کرے۔ دواؤں میں اثر رکھ دے۔ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ ہمارا اوّل اور آخری سہارا مولا کریم کی ذات ہے اسی کے رحم اور اسی کے کرم پر ہمارا سارا انحصار ہے۔ اسی کے دَر پر جھک جائیں اور دردمندانہ دعاؤں کا سلسلہ تیز کر دیں۔

اے شافی مطلق خدا! اے ذوالمجد والعطاء! حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو شفا دے۔ ہر پریشانی سے محفوظ رکھ۔ اپنا رحم اور اپنا فضل ہمارے شامل حال کر دے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

اعلان نکاح

○ عزیزہ مبشرہ بدر صاحبہ بنت مکرم شیخ خادم حسین صاحب (دارالرحمت شرقی ربوہ) اور مکرم ناصر احمد خان صاحب ابن مکرم عبدالمالک خان صاحب آف کینال پارک لاہور کے نکاح کا اعلان مورخہ ۷، فروری ۹۲ء کو بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں فرمایا۔

○ عزیزہ مکرمہ صائمہ عزیز صاحبہ بنت مکرم مرزا عزیز احمد صاحب محمد نگر لاہور کے نکاح کا اعلان مکرم مقصود احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۵، ستمبر ۱۹۹۱ء کو مکرم محمد احمد صاحب قریشی ابن مکرم عبدالرشید قریشی صاحب مقیم لنڈن کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر بیت الذکر لاہور کینٹ میں کیا۔ مکرمہ صائمہ عزیز صاحبہ مکرم ملک غلام رسول صاحب اعوان (آف ڈیرہ غازی خاں) کی نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

تقریب شادی

عزیزہ فوزیہ راحت صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب کی شادی مورخہ ۲۰، فروری ۱۹۹۲ء کو مکرم رانا توقیر احمد صاحب آف راولپنڈی ابن مکرم رانا منیر احمد خان صاحب کے ہمراہ بخیر و خوبی انجام پائی۔ بارات ربوہ سے لاہور گئی۔ تقریب رخصتانہ میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبدالقادر خان صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز مکرم رانا منیر احمد خان صاحب نے اپنے مکان واقع محلہ دارالعلوم میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

عزت سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"انسانی فطرت شرف اور عزت کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہر انسان یہ خواہش رکھتا ہے کہ اسے عزت کا مقام ملے۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ دوسرے اس کی عزت کریں، احترام سے اس سے پیش آئیں حقارت سے اسے نہ دیکھیں۔ انسانیت اس نقطۂ نگاہ سے دو حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک حصہ وہ ہے جو عزت کی تلاش اپنے ربّ کریم کی نگاہ میں کرتا ہے۔ ایک حصہ وہ ہے جو عزت کے لئے انسانوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ دولت کو عزت کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ وہ دولت مند کے گرد گھومنے لگ جاتے ہیں کہ شاید ان کی صحبت ہمیں معزز بنا دے گی۔ بعض لوگ ورثہ میں ملی ہوئی خاندانی وجاہت کو عزت کا سبب جانتے ہیں اور ایسے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں عزت کی تلاش میں۔ بعض لوگ اثر و رسوخ کو عزت کا منبع سمجھتے ہیں اور جو لوگ دنیوی لحاظ سے اثر اور رسوخ رکھنے والے ہیں ان کی صحبت میں بیٹھتے ہیں۔ ان کے گرد گھومتے ہیں تاکہ وہ بھی ان کی وجہ سے معزز بن جائیں۔ بعض لوگ علم کو عزت کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ بڑے بڑے عالم دنیوی لحاظ سے جو گزرے، ان کے شاگرد ہونے میں فخر سمجھتے ہیں۔ اگر ان کی زندگی میں شاگردی کا موقع انہیں ملا، یا ان کی کتابوں کی رٹ لگائے پھرتے ہیں۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اتنے معزز سکالرز جو دنیا میں پیدا ہوئے، ہمارا ذہنی تعلق علمی لحاظ سے ان کے ساتھ قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ سب جھوٹ۔ اللہ کے سوا کسی اور سے عزت نہیں مل سکتی (...) عزت ساری کی ساری، ہر قسم کی، ہر رنگ کی، ہر جہت سے اللہ تعالیٰ سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ پوری آیت یوں ہے (....) ایسے لوگ بھی ہیں جو خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر اس کی نگاہ میں معزز بن گئے، انہیں

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵ تبلیغ ہش ۱۳۷۱ ۲۵ فروری ۱۹۹۲ء

رمضان کی آمد سے قبل ارادوں کو مستحکم کرلیں

رمضان المبارک کا مقدّس مہینہ چند دنوں میں شروع ہوا چاہتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادات اور مستحقین کی امداد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا یہ نادر موقع ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر آرہا ہے ۔ خدا کرے کہ اس سال کوئی بھی احمدی اس کی برکتوں سے جھولیاں بھرنے سے محروم نہ رہے ہر سال جب رمضان المبارک اپنے آخری دنوں میں پہنچتا ہے اور اختتام پذیر ہوجاتا ہے تو ہر صاحب ایمان کے دل میں کوئی نہ کوئی ایسا احساس ضرور جنم لیتا ہے کہ اس سال رمضان المبارک کی برکتوں سے حصّہ لینے میں فلاں کمی یا کوتاہی رہ گئی ۔ کبھی چند روزے چھوٹ جاتے ہیں ۔ کبھی قرآن کریم کی تلاوت میں سستی یا کوتاہی ہو جاتی ہے ۔ صدقہ و خیرات کے ذریعے مستحقین کی خدمت میں کمی رہ جاتی ہے ۔ نوافل میں پوری توجہ نہیں ملتی یا درس قرآن کی محافل میں شمولیت میں ناغہ ہوجاتا ہے ۔ غرضیکہ نیکیوں اور عبادات کے کئی پہلو ایسے ہوتے ہیں جن میں کمی رہ جاتی ہے اور آخری دنوں میں ان کی کمی پوری کرنے کے ساتھ ساتھ یہ عہد بھی ورد زبان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی دی اور رمضان مجھے دکھایا تو آئندہ سال یہ کوتاہی نہ ہونے دوں گا ۔

سال گذشتہ کی کوتاہیاں دُور کرنے اور آنے والے رمضان میں برکتوں اور فضلوں سے جھولیاں بھرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اس ماہ مبارک کی آمد سے قبل ہی یہ عزم بار بار دل میں دوہرایا جائے کہ اس سال کے رمضان کو سالِ گذشتہ کے رمضان سے بہت بہتر بنا دوں گا ۔ ماضی کی کوتاہیاں اس سال نہ ہونے دوں گا ۔ درس قرآن کی محافل میں اس سال کوئی کوتاہی نہ آنے دوں گا ۔ نوافل میں بھرپور توجہ دوں گا ۔ ایک بھی روزہ نہ چھوڑوں گا ۔ اور رمضان کی برکات سے اس انداز سے استفادہ کروں گا جیسے یہ میری زندگی کا آخری رمضان ہو ۔

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب رمضان کی برکات سے استفادہ کیلئے تحریک فرماتے ہیں تو جو ایک بات حضور نے نمایاں طور پر اور بالتکرار ارشاد فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ رمضان میں سحری کے وقت جب اٹھا جائے تو بچے کیا بڑے کیا ، سب کے سب نماز تہجّد کا التزام ضرور کریں ۔ سحری کھانے کیلئے ایسے وقت میں اٹھا جائے جب نماز تہجّد کا وقت ابھی باقی ہو اور وہ خواتین جنہوں نے گھر بھر کے لئے سحری تیار کرنی ہے اور سحری کے وقت سب سے پہلے اٹھ کر کام شروع کرنا ہے وہ بھی اپنے کام میں تہجّد کے نوافل کا وقت نکالیں ۔ ممکنہ حد تک کام رات کو ختم کرلیں پھر مَردوں کو بھی چاہیئے کہ وہ سحری کی تیاری میں اس نقطۂ نگاہ سے اپنے گھر کی عورتوں کا ہاتھ بٹائیں کہ ان کو تہجّد کے نوافل کے لئے وقت مل سکے ۔ فی الحقیقت سحری کے لئے اٹھنا اور تہجد نہ پڑھنا رمضان کی لذّات کو محض کھانے پینے کی لذّات کے حوالے کر دینے کا بے معنی بلکہ نقصان دہ طریق ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سال رمضان کی نعمتوں سے اور برکتوں سے بھرپور حصّہ لینے کی توفیق عطا کرے ۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر ۔

جو ٹھہر جائیں گے وہ گر جائیں گے
چلتے رہنا ہے مسافت کی دلیل
یا الٰہی منزلوں کو لا قریب
اور ہر منزل بنا ، اک سنگِ میل

ابوالاقبال

دُعا

مرے مَولا مرے ولیّ و نصیر
مرے آقا مرے عزیز و قدیر

اَے مجیب الدّعاء سمیع و بصیر
قادر و مقتدر علیم و خبیر

دل کی حالت کے جاننے والے
اپنے بندوں کی ماننے والے

اَے وَدُود و رؤُف ربّ رحیم
اَے غفوُر ۔ اَے مرے عفُوّ و حلیم

لُطف کر بخش دے خطاؤں کو
ٹال دے ۔ دُور کر بَلاؤں کو

شافی و کافی و حفیظ و سلام
مالک و ذُوالجلال والاکرام

خالق الخلق ۔ ربیّ الاعلیٰ
حیّ و قیوم ۔ محیِ المَوتیٰ

واسطہ تجھ کو تیری قدرت کا
واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا

اپنے نامِ کریم کا صَدقہ
اپنے فضلِ عظیم کا صَدقہ

تجُھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے
میرے پیاروں کو دے شفا پیارے

سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے فرمایا ہے ۔ کہ "میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے جماعت کے دوستوں میں ہمّت پیدا کرے گا ۔ اور پھر جو کوتاہی رہ جائے گی ۔ اسے اپنے فضل سے پوری کرے گا ۔ یہ اسی کا کام ہے ۔ اور اسی کی رضا کے لئے مَیں نے یہ اعلان کیا ہے ۔ زبان گو میری ہے مگر بلاوا اسی کا ہے ۔ پس مبارک ہے وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا سمجھ کر ہمّت اور دلیری سے آگے بڑھتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ رحم کرے اس پر جس کا دل بزدلی کی وجہ سے پیچھے ہٹتا ہے ۔"

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اللہ تعالیٰ کے اس بلاوے پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے ۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ___ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

پس میں قادیان کی جماعت کو آئندہ تین گروہوں میں تقسیم کرتا ہوں ۔ اوّل اطفال الاحمدیہ ۸ سے ۱۵ سال تک دوئم:۔ خدام الاحمدیہ ۱۵ سے ۴۰ سال تک ۔ سوم:۔ انصار اللہ چالیس سے اوپر تک ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی عمر کے مطابق ان میں کسی نہ کسی مجلس کا ممبر بنے ۔

خدام الاحمدیہ کا نظام ایک عرصہ سے قائم ہے ۔ مجالس اطفال الاحمدیہ بھی قائم ہیں ۔ البتہ انصار اللہ کی مجلس اب قائم کی گئی ہے اور اس کے عارضی انتظام کے طور پر مولوی شیر علی صاحب کو پریذیڈنٹ اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم ۔ اے ۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب کو سیکرٹری بنایا گیا ہے ۔ یہ اگر کام میں سہولت کے لئے مزید سیکرٹری یا اپنے نائب مقرر کرنا چاہیں تو انہیں اس کا اختیار ہے ۔ ان کا فرض ہے کہ تین دن کے اندر اندر مناسب انتظام کر کے ہر محلہ کی بیت میں ایسے لوگ مقرر کر دیں جو شامل ہونے والوں کے نام نوٹ کرتے جائیں اور پندرہ دن کے اندر اندر اس کام کو تکمیل تک پہنچایا جائے ۔ اس کے لئے قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ محلوں میں پھر کر لوگوں کو شامل ہونے کی تحریک کریں بلکہ وہ بیت میں بیٹھیں جس نے اپنا نام لکھوانا ہو وہاں آجائے اور جس کی مرضی ہو ممبر بنے اور جس کی مرضی ہو نہ بنے جو ہمارا ہے وہ آپ ہی ممبر بن جائے گا اور جو ہمارا نہیں اسے ہمارا اپنے اندر شامل رکھنا بے فائدہ ہے ۔ پندرہ دن کے بعد مردم شماری کر کے یہ تحقیق کی جائے گی کہ کون کون شخص باہر رہا ہے اگر تو کوئی شخص دیدہ دانستہ باہر رہا ہوگا تو اسے کہا جائے گا کہ چونکہ تم باہر رہے ہو اس لئے اب تم باہر ہی رہو ۔ مگر جو کسی معذوری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا ہوگا اسے ہم کہیں گے کہ گھر کے اندر تمہارے تمام بھائی بیٹھے ہیں آؤ اور تم بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاؤ ۔ اس طرح پندرہ دن کے اندر اندر قادیان کی تمام جماعت کو منظم کیا جائے گا ..... کچھ تو اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو دعوت الی اللہ کریں ۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو قرآن اور حدیث پڑھائیں ۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کریں ۔ کچھ اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ تعلیم و تربیت کا کام کریں اور کچھ یونیکیم کے دوسرے معنوں کے مطابق اس بات پر مقرر کئے جائیں گے کہ وہ لوگوں کی دنیوی ترقی کی تجاویز عمل میں لائیں ۔ یہ پانچ کام ہیں جو لازماً ہماری جماعت کے ہر فرد کو کرنا پڑیں گے ۔ اسی طرح جس طرح جماعت فیصلہ کرے اور جس طرح نظام ان سے کام کا مطالبہ کرے ۔

جو شخص کسی واقعی عذر کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکتا مثلاً وہ مفلوج ہے یا اندھا ہے یا ایسا بیمار ہے کہ چل پھر نہیں سکتا ایسے شخص سے بھی اگر عقل سے کام لیا جائے تو فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے (۔) (سوائے اس کے جو اللہ چاہے) مثلاً اسے کہہ دیا جائے کہ تم کچھ اور نہیں کر سکتے تو کم سے کم دو نفل روزانہ پڑھ کر جماعت کی ترقی کے لئے دعا کر دیا کرو پس ایسے لوگوں سے بھی اگر کچھ اور نہیں تو دعا کا کام لیا جا سکتا ہے ۔ درحقیقت دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو کوئی نہ کوئی کام نہ کر سکے ۔ قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں وہی شخص زندہ رکھا جاتا ہے جو کسی نہ کسی رنگ میں کام کر کے دوسروں کے لئے اپنے وجود کو فائدہ بخش ثابت کر سکتا ہے ۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت کا کام جس میں انسانی محنت سب سے کم برداشت کرنی پڑتی ہے دعا ہے ۔ ہاں بعض انسان بالواسطہ بھی ہوتے ہیں ۔ جیسے پاگل نہ دعا کر سکتے ہیں اور نہ کچھ اور کام کر سکتے ہیں ۔ ایسے لوگ عبرت کا کام کرتے ہیں اور لوگ انہیں دیکھ کر نصیحت حاصل کرتے ہیں ۔ مگر ایسا معذور میرے خیال میں قادیان میں کوئی نہیں ۔ نیم فاطر العقل دو چار ضرور ہیں ۔ مگر پورا پاگل میرے خیال میں کوئی نہیں ۔ لیکن یہ لوگ بھی اتنا کام تو ضرور کر رہے ہیں کہ لوگوں کے لئے عبرت کا موجب بنے ہوئے ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے دوست اپنے مقام کو سمجھتے ہوئے ایسے رنگ میں کام کریں گے کہ ان میں سے کوئی بھی باغیوں کی صف میں کھڑا نہیں ہو گا ۔ اگر کوئی شخص ان مجالس میں سے کسی مجلس میں بھی شامل نہیں ہو گا تو وہ ہرگز جماعت میں رہنے کے قابل نہیں سمجھا جائے گا ۔ پس ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا عملی رنگ میں اقرار کرنا ہے ۔ جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں اور خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دئے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے ۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ ، جولائی ۱۹۴۰ء)

میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں اس صفائی کا بھی قائل نہیں ہوں جیسی بعض انگریز کرتے ہیں کہ ذرا سا دھبہ کپڑے میں لگ گیا تو اسے اتار دیا ۔ یا جیسا کہ آجکل کے بعض نوجوان کرتے ہیں کہ بالوں کو برش کرتے رہتے ہیں ۔ کئی کئی گھنٹے بالوں اور چہرہ کی صفائی میں لگا دیتے ہیں ۔ میرا مطلب صرف اس صفائی سے ہے جو صحت پر اثر ڈالتی ہے ۔ یہ کوئی صفائی نہیں کہ ڈاڑھی اور مونچھوں کو مونڈتے اور بالوں کو کنگھی اور برش کرتے رہتے ہیں ۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کی نئی نئی شادی ہوئی ہے ۔ یہ صفائی نہیں بلکہ لغویت اور بے ہودگی ہے ۔ ہاں جہاں گندگی اور غلاظت ہو اسے دور کرنا چاہیئے ۔ اگر اس سنگار کا نام صفائی ہے تو پھر لندن کے چند کروڑ پتی ہی صفائی رکھ سکیں گے ۔ جو یوڈی کلون پانی میں ڈال کر نہاتے ہیں ۔ اگر ہمارے غریب زمیندار ایسی صفائی رکھنے لگیں تو ہر سال ایک گھماؤں زمین بیچ کر نہانے کا ہی انتظام کر سکتے ہیں ۔ مگر یہ کوئی صفائی نہیں ۔ بلکہ تعیش ہے ۔ وہ صفائی جو دین حق چاہتا ہے یہ ہے کہ گند نظر نہ آئے اور صحت خراب نہ ہو ۔ پھر بعض لوگ ایسے صفائی پسند ہوتے ہیں کہ مصافحہ بھی کسی سے نہیں کرتے ۔ کہ اسطرح کیڑے لگ جاتے ہیں ۔ یہ بھی صفائی نہیں بلکہ جنون ہے ۔ ایسی صفائی جو اخلاق کو تباہ کر دے جائز نہیں ۔ بعض لوگ کسی کے ساتھ برتن میں کھانا نہیں کھاتے یہ بھی ان کے نزدیک صفائی ہے مگر ایسی صفائی سے (دین حق) منع کرتا ہے ۔ جو صفائی اخوت اور محبت میں روک ہے ۔ وہ بے دینی ہے ۔ پس ہر کام کے وقت اسکی خوبی اور برائی کا موازنہ کر کے دیکھنا چاہیئے مصافحہ کرنے سے اگر فرض کرو کوئی بیمار بھی ہو جائے یا سال میں آٹھ دس آدمی اسطرح مر بھی جائیں تو اس محبت اور پیار کے مقابلے میں جو اس سے پیدا ہوتا ہے ۔ اور ان دوستیوں کے مقابلے میں جو اس سے قائم ہوتی ہیں اسکی حقیقت ہی کیا ہے ۔ اگر محبت کے ذریعے لاکھوں آدمی بچیں اور آٹھ دس مر بھی جائیں تو کیا ہے ۔ دیکھنا تو یہ چاہیئے کہ نقصان زیادہ ہے یا فائدہ ۔ جو چیز زیادہ ہو اس کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ ہر بڑی چیز کے لئے چھوٹی قربان ہوتی ہے ۔ ایسی صفائی جس سے تعیش اور وقت کا ضیاع ہو یا محبت میں روک ہو اسے مٹانا چاہیئے ۔ ہندوؤں میں یہ صفائی ہوتی ہے کہ بیوی ایک پٹہ سے کہ الگ بیٹھ جاتی ہے اور خاوند الگ اور برہمن ہر ایک کی طرف کتے کی طرح روٹی پھینکتا جاتا ہے ۔ مجھے بھی ایک دفعہ ایک ایسی دعوت کھانے کا اتفاق ہوا جو آریہ پرتی ندی سبھا کے مرکز میں تھی ۔ سب کے آگے علیحدہ علیحدہ پتے اور ان پر کچوریاں وغیرہ رکھ دی گئیں ۔ یہاں تک تو خیر تھی ۔ لیکن اسکے بعد کی ذلت کوئی (۔) برداشت نہیں کر سکتا ۔ رسوئیا آکر دروازے میں کھڑا ہو گیا ۔ اور پوچھنے لگا کس کو کتنی کچوریاں چاہئیں دو چاہئیں یا ایک یا پونی یا آدھی یا پاؤ ۔ اتنی احتیاط تھی کہ جسے پاؤ کی ضرورت ہے اسے آدھی نہ چلی جائے باقی پاؤ ضائع نہ ہو اور پھر وہ وہیں سے ہر ایک کے آگے جتنی وہ مانگتا پھینک دیتا تھا ۔ اور نشانہ اس کا واقعی قابل تعریف تھا ۔ میں نے تو کہہ دیا کہ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں ۔ تو جس صفائی سے وقت ضائع ہو یا محبت میں فرق آئے یا انسانی تعلقات میں فرق آئے وہ جائز نہیں ۔ اور یہ پہلو میں نے اسلئے واضح کر دیا ہے کہ کوئی غلو میں اسطرف نہ نکل جائے ۔ اور تیل کنگھی چوٹی اور سرمہ کے استعمال کو ہی صفائی نہ سمجھ لیا جائے ۔ یہ صفائی نہیں ہے ۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ فروری ۱۹۳۹ء)

اعلاناتِ دارالقضاء

(محمد خالد گورایہ صاحب بابت ترکہ عائشہ صدیقہ گورایہ صاحبہ)

مکرم محمد خالد گورایہ صاحب ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ عائشہ صدیقہ گورایہ صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں ۔ ان کا ملکیتی پلاٹ نمبر ۳۳-۳۲/۱۹ دارالرحمت وسطی ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جائے ۔

۱:۔ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب — خاوند
۲:۔ 〃 عطاء الرحمٰن احمد صاحب — بیٹا
۳:۔ مکرمہ عطیۃ الودود گورایہ صاحب — بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں ۔

(شیخ عبدالمنان صاحب وغیرہ بابت ترکہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب)

مکرم شیخ عبدالمنان صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں ۔ ان کا ملکیتی پلاٹ (مکان) نمبر ۹/۴ صالح منزل دارالرحمت غربی ربوہ

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون۔ سین

حسنی مبارک اور اسرائیل

مصر کے صدر حسنی مبارک نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل کا انخلاء مشرق وسطیٰ میں امن کا ایک ضروری حصہ ہے۔ اس سے اب تک امن قائم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ امن کے متعلق گفت و شنید بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اسرائیل ان علاقوں سے نکل نہ جائے۔ حسنی مبارک کا یہ انٹرویو گذشتہ روز الاہرام میں شائع ہوا۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو اپنے آپ کو اس فریب سے نکال لینا چاہیئے کہ عرب کبھی اس بات پر راضی ہو جائیں گے کہ ان کا علاقہ اسرائیل ہی کے پاس رہنے کے باوجود صلح ہو جائے۔

مسٹر حسنی مبارک نے کہا کہ اسرائیل کی تمام سیاسی جماعتوں اور گروہوں کو یہ بات محسوس کر لینا چاہیئے کہ وہ ان مقبوضہ عرب علاقوں میں ہمیشہ نہیں رہ سکتے اور جس قدر جلدی یہ ان علاقوں سے نکل جائیں اتنا ہی مشرق وسطیٰ کے لیئے مفید ہوگا۔ اور مشرق وسطیٰ کے لیئے جو بات مفید ہے وہ یقیناً اسرائیل کے لیئے بھی مفید ہے۔ انہوں نے اسرائیل کی اس پالیسی پر شدید مذمت کی کہ وہ مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بساتا چلا جا رہا ہے۔ کئی مواقع پر اسرائیل نے مسلمانوں کے جذبات سے جو کھیلنے کی کوشش کی ہے اور ان کے حقوق کو مذہبی رنگ میں دبانا چاہا ہے اس کی بھی حسنی مبارک نے شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب امن کا جو موقعہ حاصل ہو رہا ہے۔ اسے کھو دینا انتہائی حماقت ہوگی۔ اس امن کے سلسلہ میں حسنی مبارک نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اس میں نہ کوئی جیتے گا اور نہ کوئی ہارے گا۔ اس لیئے کہ امن سب کے لیئے نہایت ضروری ہے مشرق وسطیٰ میں امن کی گفت و شنید کے سلسلے میں کسی کو یہ خیال نہیں آنا چاہیئے کہ اگر اس نے کوئی بات مان لی تو وہ ہار جائے جائے گا۔ دوسرا جیتا ہوا سمجھا جائے گا۔

امن کانفرنس کی گفتگو کے سلسلے میں انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ باتیں الجھی ہوئی ہیں۔ لیکن بہر حال کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم ہو جائے۔

مصر اور اسرائیل

مصر کے صدر حسنی مبارک نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیل کا انخلاء مشرق وسطیٰ کے امن کا ضروری حصہ ہے اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا بلکہ امن کے متعلق گفت و شنید بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتی جب تک اسرائیل کو ان علاقوں سے نکال نہ دیا جائے۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کو اپنے آپ کو اس فریب سے نکال لینا چاہیئے کہ عرب کبھی اس بات پہ راضی ہو جائیں گے کہ ان کا علاقہ اسرائیل ہی کے پاس رہے اور یہ علاقہ اسرائیل کے پاس رہنے کے باوجود صلح ہو جائے۔ صدر موصوف نے کہا کہ اسرائیل کی تمام سیاسی جماعتوں اور گروہوں کو یہ بات محسوس کر لینی چاہیئے کہ وہ ان مقبوضہ عرب علاقوں میں ہمیشہ نہیں رہ سکتے اور جس قدر جلدی وہ ان علاقوں سے نکل جائیں اتنا ہی مشرق وسطیٰ کیلئے مفید ہوگا اور مشرق وسطیٰ کے لئے جو بات مفید ہے وہ یقیناً اسرائیل کے لئے بھی مفید ہے۔ انہوں نے اسرائیل کی اس پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی کہ وہ مقبوضہ علاقوں میں بستیاں بساتا چلا جا رہا ہے۔ کئی مواقع پر اسرائیل نے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی جو کوشش کی ہے اور ان کے حقوق کو مذہبی رنگ میں دبایا جا رہا ہے اس کی بھی حسنی مبارک نے شدید مذمت کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب اس کا جو چھنا ہوا موقعہ حاصل ہو رہا ہے تو۔

اسرائیلی دہشت گردی

لبنان میں ایران نواز حزب اللہ کے لیڈر "حجۃ الاسلام عباس موسوی" کو گذشتہ روز جنوبی لبنان میں اسرائیلی دہشت گردوں نے ہلاک کر دیا اس موقعہ پر ایرانی وزارت خارجہ نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے اسرائیل کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اس واقعہ کا یہ نتیجہ نکلنا ناگزیر ہے کہ لبنانی اور فلسطینی مسلم بددیانتی کو جڑوں سے اکھیڑ پھینکیں گے یہاں بددیانتی سے مراد القدس پر قبضہ ہے۔ اور اسی طرح مقبوضہ علاقوں میں بھی کیا جائے گا۔ ایرانی بیان میں لبنانی مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ایسے واقعات پر اسرائیل کو اکسانے والی بات امریکہ کی پشت پناہی ہے۔ جو اصولوں کو بھی مد نظر نہیں رکھتی اور عالمی جذبات کو بھی۔

روس جاپانی امداد

گذشتہ روز ایک جاپانی سرکاری اعلیٰ افسر نے کہا کہ جب تک روس بحر الکاہل میں چار جزیرے جاپان کو واپس نہیں کر دے گا اس وقت تک جاپان ان امیر ممالک میں شامل نہیں ہونا چاہتا جو روس کو اقتصادی اصلاحات کے لئے مدد دینے کے لئے آگے آ رہے ہیں۔ یہ سرکاری افسر وزارت خارجہ کے ڈپٹی سیکرٹری ہیں انہوں نے کہا کہ ان کے ملک کو اس بات سے تو پریشانی ہے کہ ان کا ہمسایہ دیوہیکل ملک استحکام سے بہت دور ہے اور اس لئے وہ صدر بورس یلسن کی کوششوں میں ممد بھی ثابت ہونا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہاں جمہوریت اور آزاد مارکیٹ اقتصادیات کا قیام عمل میں لایا جا سکے۔ لیکن جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے وہ ہرگز حکومت کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ روس کو اس سلسلے میں بڑی بڑی رقوم دی جائیں۔

بے شک امریکہ اور مغربی ممالک اس بات پر راضی ہو جائیں اور جلد امداد دینے لگیں جاپان اس وقت تک کوئی امداد نہیں دے گا جب تک کہ پرانا جھگڑا طے نہ پا جائے اور یہ جھگڑا جاپان کے حق میں طے پانا چاہیئے۔

بات یہ ہے کہ ایسی امداد دینے کے لئے عوام الناس کو بھی حکومت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اور ان کی مرضی کا عمل دخل لازمی بات ہے لیکن جیسا کہ اس وقت سمجھا جا رہا ہے۔ عوام الناس حکومت کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ دوسرے امیر ممالک کے ساتھ روس کی اقتصادی اصلاحات کے لئے مدد دے۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس سرکاری افسر کا بیان اس سے پہلے کے تمام جاپانی بیانوں سے زیادہ واضح ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان اپنی اقتصادی طاقت کو اپنے جزیرے واپس لینے کیلئے استعمال کرے گا۔ یہ جاپانی سرکاری افسر ماسکو میں گئے ہی اس لئے تھے کہ زمینی جھگڑے کو نپٹانے کی صورت نکالی جائے۔ چنانچہ ان کی طرف سے یہ بیان نہایت آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ پہلے دو دنوں میں جو گفت و شنید ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات سدھر جائیں گے۔

دوستانہ تحائف

کہاں یہ کیفیت تھی کہ دنیا بھر کی کمیونسٹ پارٹیوں کے اراکین روس کی طرف امداد کے لئے دیکھتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ انہیں امداد مل بھی جاتی تھی بلکہ اکثر کمیونسٹ پارٹیاں تو روسی امداد کے بغیر چل ہی نہ سکتی تھیں کہاں یہ حال کہ اب جو روسی اپنے ملک سے باہر ہیں انہیں اس بات نے پریشان کر رکھا ہے کہ موجودہ اقتصادی بدحالی میں ان کے رشتہ دار اور دوست کس طرح زندگی بسر کر رہے ہونگے۔ چنانچہ ان لوگوں نے بیرونی ممالک سے دوستانہ تحائف بھیجنے شروع کر دیئے ہیں۔ امریکہ کی ایک کمپنی نے یہ انتظام کیا ہے کہ کوئی اسے تحفے کا پارسل دے تو ایک ہفتے کے بعد جس کو وہ پارسل دیا جانا مقصود ہے ماسکو میں وہ پارسل حاصل کر سکے گا۔ اس کے لئے متعدد اخبارات اور ریڈیو سٹیشنوں سے اعلان ہو رہے ہیں۔ اور اگرچہ روز بروز ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی رہے گی۔ جو یہ دوستانہ تحائف وصول کرنے پر آمادہ ہیں۔ اب تک ان کی تعداد ۱۳۲۰ ہوئی ہے۔

اگرچہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جو کمپنی امریکہ سے یہ تحائف بھیجنے کا انتظام کرتی ہے وہ منافع بھی کما رہی ہے۔ لیکن کمپنی کے صدر اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اس میں منافع کی کوئی بات نہیں ہم تو روس کے لوگوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اور ہم نے یہ سکیم سوچی ہی اس لئے تھی تاکہ ہم روس کے لوگوں کی مدد کر سکیں۔ یہ کمپنی ۱۹۵۰ء سے ماسکو میں کام کر رہی ہے۔ اور اب سمجھتی ہے کہ ہم نے آخر ایک لمبے عرصے تک وہاں سے منافع حاصل کیا ہے۔ اب اگر ہم ان کی مدد کے لئے آگے نہ آئیں تو یہ بات کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں عام طور پر تو ماسکو میں مسکراہٹیں ختم ہی ہو گئی ہیں۔ لیکن جب یہ تحفے آنے شروع ہوئے تو جو لوگ انہیں وصول کرنے کے لئے سٹور ہاؤس میں جاتے تھے وہ ان تحفوں پر اپنا نام اور پتہ دیکھ کر نہ صرف مسکراتے بلکہ کھلکھلا کر ہنستے بھی تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان ـــــ بشیر احمد رفیق ۔ لندن

مکرم بشارت احمد صاحب بشیر

قادیان کے صد سالہ جلسہ میں شرکت کے لئے لندن سے روانہ ہونے لگا۔ تو ان چند احباب کی فہرست ذہن میں بنا لی تھی جن سے نہ صرف ملوں گا۔ ان کے ساتھ وقت کا اکثر حصہ بھی گذاروں گا پرانی یادیں تازہ کروں گا۔ حالاتِ حاضرہ پر تبصرے ہوں گے۔ اس میں سرفہرست پیارے دوست بشارت احمد بشیر کا نام تھا ان سے آخری ملاقات ۱۹۸۷ء میں ہوئی تھی۔ ۱۹۷۹ء میں میں نے ربوہ مستقل رہائش اختیار کر لی۔ میرا گھر اسی سڑک پر تھا جس پر بشارت صاحب کی کوٹھی ہے۔ پورے قریباً آٹھ سال روزانہ کا یہ معمول رہا کہ دن میں ایک دفعہ ضرور ہم آپس میں ملتے محفلیں ہوتیں۔ علمی مضامین پر بحث مباحثے ہوتے۔ شام کو اکثر میں ان کے گھر جاتا۔ یا وہ میرے گھر چلے آتے آپ سلسلہ احمدیہ کے ان معدودے چند علماء میں سے تھے۔ جنہیں اردو، عربی اور انگریزی پر یکساں قدرت حاصل تھی ان کا اوڑھنا اور بچھونا مطالعہ تھا۔ اخبارات و رسائل اور کتب کا ایک انبار ان کی چارپائی کے اردگرد یا میز پر ہوتا۔ ان کا دل پسند مشغلہ مستشرقین کے ان اعتراضات کا جواب دینا تھا۔ جو انہوں نے قرآنی آیات پر کئے ہیں۔ جواب کے لئے وسیع مطالعہ کرتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی کتب حضرت فضل عمر کی تصانیف آئمہ کرام کی کتب کے علاوہ علماء سلسلہ اور غیر از جماعت علماء کی کتب کے مطالعہ کے بعد زبان کھولتے تھے۔ عیسائیت پر ان کا مطالعہ خاصا وسیع تھا۔ آپ کسی مسئلہ پر تحقیق کے دوران صرف حوالہ جات پر اکتفا نہ کرتے تھے بلکہ اصل ماخذ تک پہنچنے کی کوشش کرتے تھے مطالعہ کے اس شوق کا ہی نتیجہ تھا کہ گھر پر ہی ایک کمرہ لائبریری کے طور پر مختص کر رکھا تھا جس میں نایاب و نادر کتب جمع کر کے رکھی تھیں۔ اخبارات و رسائل کو مجلد کر کے اس لائبریری کی زینت بنایا تھا۔ سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں بہت سارے علمی و تحقیقی مضامین لکھ کر شائع کرائے۔ جن پر علماء نے داد و تحسین ادا کی۔

خاکسار کے ساتھ ان کی دوستی کا آغاز ۱۹۵۸ء میں ہوا جب خاکسار جامعہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے وکالت تبشیر میں حاضر ہوا۔ بشارت صاحب ان دنوں نائب وکیل التبشیر ہوا کرتے تھے۔ خاکسار ایک معمولی کلرک کے طور پر تبشیر میں حاضر ہوا۔ بشارت صاحب سے دفتر میں حاضر ہوتے ہی دوستی ہو گئی۔ افسری اور ماتحتی کی دیواریں چند دن ہی اکٹھے رہ کر ڈھے گئیں۔ اور ہم یک جان و دو قالب ہو کر رہ گئے۔ بشارت صاحب نے مجھے اپنے ہی دفتر میں بیٹھنے کو جگہ دی اور کبھی اشارۃً اور کنایۃً بھی یہ احساس نہ ہونے دیا کہ وہ افسر اور میں ماتحت ہوں خود مہمان نواز تھے۔ سندھی یوں بھی مہمان نوازی میں مشہور ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک اور عظیم نعمت سے انہیں نوازا تھا۔ اور وہ نعمت ان کی اہلیہ محترمہ ہیں جنہوں نے ان کے دوستوں اور احباب کی مہمان نوازی میں کبھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ بیوی کا تعاون نہ ہو تو خاوند خواہ کتنا بھی دریا دل کیوں نہ ہو مہمان نوازی سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ بیگم بشارت بشیر صاحبہ مہمان نوازی میں ایک اعلیٰ نمونہ رکھتی ہیں۔ بشارت صاحب کے ہاں مہمانوں۔ دوستوں۔ ماتحتوں اور طلباء کا تانتا لگا رہتا تھا۔ ایک کے بعد دوسرے مہمان ان کی بیٹھک میں داخل ہوتے تھے۔ اور اندر سے محترمہ بیگم صاحبہ مسلسل ماکولات و مشروبات بھیجتی رہتی تھیں۔ اور اس طرح بشارت صاحب کلیتاً اپنے دوستوں کے جھرمٹ میں بیٹھ کر علمی اور روحانی گفتگو کرتے تھے۔ مجھے اکثر فون کر کے گھر آنے کی دعوت دیتے اور ساتھ ہی کہتے بشیر خان! کباب بنائے ہیں یا کوئی مٹھائی سندھ سے یا لاہور سے آئی ہے آ جاؤ۔ اور کبھی فون کرتے کہ میں تمہارے گھر آ رہا ہوں اور اکثر جب گھر میں داخل ہوتے تو کچھ نہ کچھ ساتھ لائے ہوتے۔ میں اظہار ناراضگی کرتا تو ہنس پڑتے اور کہتے۔ ہم کوئی دو ہیں۔ جو کچھ میرے گھر ہے وہ تمہارا ہی ہے۔ پھر تکلف کیوں۔

بشارت صاحب غریب نواز تھے غریبوں کی مدد اور خدمت کرنے میں لذت محسوس کرتے تھے۔ دفتر کے مددگار کارکنان۔ اور بعض غرباء کی درپردہ مالی مدد کرنے میں لطف محسوس کرتے تھے میں جب وکیل الدیوان تھا تو کئی مرتبہ بعض غرض مندوں کی سفارش لے کر میرے پاس آتے اور اس تضرع اور درد سے سفارش کرتے گویا اپنے لئے کچھ مانگ رہے ہوں۔ ہر کسی کے کام آنے والے تھے۔ جامعہ۔ سکول و کالج کے طلباء ان کے پاس آتے۔ ان سے مضامین لکھواتے مشکل سوالات پر ان کی رائے دریافت کرتے لیکن بشارت صاحب کے ماتھے پر کبھی بل نہ آیا۔ وہ ہمہ تن لوگوں کے مسائل حل کرنے میں مگن ہوتے تھے۔

طبیعت میں خوشگواریت تھی۔ نہ خود افسردہ رہتے اور نہ ان کی محفل میں بیٹھنے والا افسردگی محسوس کرتا علمی گفتگو کے ساتھ ساتھ لطائف و ظرائف بھی چلتے۔ مزاح کی باتیں بھی ہوتیں غرضیکہ ایک ہمہ صفت انسان تھے۔ ان کی ساری عمر ہی خدمت سلسلہ میں گذری۔ افریقہ میں عظیم خدمات سر انجام دیں۔ خصوصاً سیرالیون میں سکولوں کے قیام کے سلسلہ میں ان کا نام یادگار رہے گا۔ ۱۹۶۷ء میں مجھے مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں جانے کا موقع ملا۔ اس دورہ کے دوران جب میں سیرالیون پہنچا۔ تو میرے جانے سے کچھ عرصہ قبل ہی مولوی صاحب واپس پاکستان تشریف لے جا چکے تھے۔ مشن کی طرف سے مجھے بعض وزراء سے بھی ملایا گیا۔ ان میں سے ہر ایک نے بڑی محبت سے ان کا ذکر کیا۔ ۱۹۶۵ء میں سیرالیون کے وزیر تعلیم صاحب لندن تشریف لائے۔ اچانک ایک دن بغیر اطلاع کے مشن ہاؤس میں آئے۔ اور مجھے کہنے لگے کہ میں نے کل واپس سیرالیون جانا ہے وہاں مولوی بشارت احمد بشیر مجھ سے پوچھیں گے کہ احمدیہ مشن گئے تھے تو میں کیا جواب دیتا۔ اس لئے آج بعض مصروفیات منسوخ کر کے حاضر ہوا ہوں تا مولوی بشارت صاحب کے سامنے سرخرو ہو سکوں۔ مجھے اس واقعہ نے بے حد متاثر کیا تھا۔ اور میرے دل سے ان کے لئے دعا نکلی تھی۔ گھانا سے واپس آتے ہوئے برادرم مکرم مولوی عبدالوہاب آدم کو بطور طالب علم ساتھ ربوہ لے آئے تھے۔ آج مولوی عبدالوہاب آدم صاحب کا شمار سلسلہ کے کامیاب ترین مربیان میں ہوتا ہے۔ محترم مولوی صاحب کو افریقہ کی سرزمین سے عشق کی حد تک محبت تھی۔ افریقن لوگوں سے محبت تھی۔ اور اکثر کہا کرتے تھے کہ افریقن لوگوں کے دل صاف ستھرے ہیں۔ ان میں کوئی نفاق نہیں۔ ان میں دعوت الی اللہ کا بھی مزہ آتا ہے۔

ظاہری اور باطنی پاکیزگی اور صفائی کا انہیں بہت خیال رہتا تھا۔ صاف ستھرا لباس زیب تن کرتے تھے زندگی بھر تہجد کبھی قضا نہ کی۔ مجھے بھی اکثر نصیحت کرتے تھے کہ تہجد میں باقاعدگی ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم سے تو انہیں عشق تھا۔ میں جب بھی ان سے ملتا۔ کسی نہ کسی آیت کا مطلب بیان کر کے اس میں لطف محسوس کرتے اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ: ص ۳ سے آگے

میں واقع ہے۔ جو ان کے مندرجہ ذیل ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔

1: مکرم شیخ عبدالمنان صاحب — بیٹا
2: ” شیخ عبدالوہاب صاحب — ”
3: ” شیخ نعیم الرحمٰن صاحب — ”
4: محترمہ امۃ الوہاب بیگم صاحبہ — بیٹی
5: ” امۃ القیوم بیگم صاحبہ — ”
6: ” امۃ الکریم صاحبہ — ”

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

مربیان کیلئے ضروری ہدایت

تمام مربیان کرام ماہ رمضان المبارک میں دورے کرنے کی بجائے اپنے اپنے سینٹر میں رہ کر اس طرح قرآن کریم کا درس دیں کہ مقامی حالات کے مطابق ایک سال یا دو سال ورنہ تین سال میں قرآن کریم کا دور مکمل ہو جائے اور پھر رپورٹ بھی ارسال کریں۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

ربوہ کا پوسٹ کوڈ

35460

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرید احمد تبسم ۔ مربی سلسلہ

بلتستان پر ایک نظر

وجہ تسمیہ بابل موجودہ عراق میں ایک بت "بلتیہ" کے نام سے مشہور تھا اور اس کی پوجا کرنے والے بنی اسرائیلی تھے جن کو ۷۲۲ قبل مسیح میں شاہِ بابل فلسطین پر حملہ کر کے قیدی بنا کر بابل لائے تھے اور یہ لوگ بارہ قبائل پر مشتمل تھے اور اس وقت کے بادشاہ نے ان کو مختلف کیمپوں میں نظر بند رکھا۔ ایک وقت ان پر ایسا بھی آیا کہ یہ بنی اسرائیل، فساد، لوٹ مار اور چوری میں مصروف ہو گئے تو اس وقت کے بادشاہ نے ان کو ایران، خراسان، ترکستان، چین اور شمال مغربی پاک و ہند کے بالائی علاقوں، پہاڑوں اور جنگلات میں پھیلا دیا اور اس کے بعد پہلی صدی عیسوی میں طیطس (TITUS) رومی نے ان پر مظالم ڈھائے تو کثرت سے بنی اسرائیلی بھاگ کر ان خطرناک پہاڑی علاقوں میں آکر آباد ہوئے اور انہوں نے اس علاقے میں مختلف مقامات کا نام اپنے محبوب علاقوں کے نام پر رکھا۔ ان کا ایک مشہور بت "بلتیہ" تھا جس کی یہ لوگ پوجا کیا کرتے تھے۔ اس بت کو پوجنے والے جو بلتی کہلاتے تھے۔ اس پہاڑی علاقے میں پہنچے تو انہوں نے اسے "بلتستان" نام دیا۔

بلتستان کے مختلف اسماء موجودہ بلتستان کو مختلف زمانوں میں مختلف ناموں سے یاد کیا جاتا رہا ہے اور مختلف اسماء یہ ثابت کرتے ہیں کہ یہاں مختلف اوقات میں جو قومیں آکر آباد ہوئیں انہوں نے اسے کوئی نہ کوئی نام دیا۔ اس کے اسماء یہ ہیں۔

(۱) بولی (۲) سو دے تہان
(۳) تبت خورد (۴) قراقرم۔
(۵) دردستان

زبان بلتستان میں "بلتی" زبان بولی جاتی ہے۔ اس زبان کا کوئی رسم الخط نہیں ہے۔ یہ دنیا کی ان قدیم ترین زبانوں میں سے ہے جو بغیر رسم الخط کے بولی جاتی ہیں۔ بلتی زبان کو اردو رسم الخط میں منتقل کرنے کی غرض سے آج کل بون یونیورسٹی میں کام ہو رہا ہے

محل وقوع بلتستان شمالی علاقہ جات کا سب سے بڑا اور وسیع علاقہ ہے اس کے شمال مغرب میں شمال کی جانب چین کا صوبہ سنکیانگ (SING KIANG) جنوب میں وادی کشمیر۔ مشرق میں لداخ (LADAKH) اور مغربی سرحد پر گلگت (GILGIT) واقع ہے

بلندی بلتستان سطح سمندر سے تقریباً ۲۳۰۰ میٹر سے لے کر ۲۷۰۰ میٹر بلند ہے۔

آب و ہوا بلتستان سطح سمندر سے خاصی بلندی پر واقع ہے۔ اس لئے یہاں قدرتی طور پر شدید سردی پڑتی ہے۔ اور موسم سرما میں درجہ حرارت منفی ۲۵ ڈگری تک پہنچ جاتا ہے۔ یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے یہاں کی ہوا سرد اور خشک ہوتی ہے۔ سردیوں میں کافی برفباری ہوتی ہے۔ پہاڑوں پر بارہ ماہ برف جمی رہتی ہے۔ موسم گرما میں بہترین موسم ہوتا ہے اور اسی موسم میں ہی کثرت سے سیاح یہاں آتے ہیں اور موسم اور ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہیں

پھل اور فصلیں بلتستان میں توت۔ خوبانی۔ سیب۔ انگور۔ اخروٹ۔ بادام۔ آڑو۔ ناشپاتی وغیرہ کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہاں کے پھل بغیر سپرے کے ہوتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کے ہیں اور قیمت کے لحاظ سے نہایت سستے ہوتے ہیں۔ فصلوں میں موسم کے مطابق گندم، جو، مٹر، مسور، سرسوں، چنا، باجرہ، مکئی وغیرہ کاشت کی جاتی ہیں۔

معدنیات یہ علاقہ معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے یہاں پر قسما قسم کے پتھر بھی نکلتے ہیں مثلاً سنگ مرمر۔ ابرک۔ یاقوت۔ بلور۔ تانبا۔ سنگِ خارا۔ سلاجیت۔ زہر مہرہ۔ فیروزہ، نیلم۔ پھٹکڑی۔ سیسہ۔ لوہا۔ گندھک کوئلہ۔ چونے کا پتھر اور تالکم پوڈر بنانے کا نرم ملائم پتھر بھی موجود ہیں۔ یہ قدرت کے خزانے ہیں اور بنی نوع انسان کو دعوت دے رہے ہیں آئیں اور اس کو نکالیں اور ربّ احدیت کا شکر ادا کریں۔ مگر ابھی تک اس علاقے میں معدنیات کے نکالنے اور کان کنی میں خاطر خواہ ترقی نہیں ہوئی۔

تہذیب و تمدن یہاں کے لوگوں کی طرز زندگی نہایت سادہ ہے۔ یہ بڑے محنتی، جفاکش اور خوش اخلاق ہوتے ہیں۔ خوراک سادہ ہے جس کا اکثر حصہ پھلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ نمکین چائے بہت پسند کرتے ہیں اور یہ بڑے شوق سے پی جاتی ہے

یہاں کی ۹۸٪ آبادی زراعت پیشہ ہے۔ یہاں مکانات پہاڑی پتھر کے بنائے جاتے ہیں۔ دیہات اور قصبہ جات آج کے جدید دور میں پرانی عکاسی کرتے ہیں جبکہ شہروں نے یہ رخ بدل لیا ہے۔ شہروں میں پہاڑی پتھر کو خوبصورت انداز میں تراش کر سیمنٹ کی مدد سے بہترین مکانات بنائے جاتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ بلاک اور لکڑی کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ پولو یہاں کے باشندوں کا قومی کھیل ہے جو گھوڑوں پر کھیلا جاتا ہے۔

مشہور تفریحی مقامات بلتستان کا علاقہ خوبصورت علاقہ ہے جہاں ہر سال ہزاروں سیاح دنیا کے کونوں کونوں سے سیر و تفریح کیلئے آتے ہیں۔ کیونکہ دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی K-2 یہاں واقع ہے پھر سیاچین گلیشئر اور برف کے بلند قامت پہاڑ موجود ہیں۔ چند مشہور سیرگاہوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ قلعہ کھرفوچو۔ منددک کھر (پھول محل) سدپارہ جھیل۔ کچورہ جھیل۔ راجہ خپلو کا محل۔

مشہور گلیشئرز یہاں گلیشئرز کی منڈی لگی ہوئی ہے کہا جائے تو درست ہوگا چند مشہور گلیشئرز کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مثلاً سیاچن گلیشئر بیافو گلیشئر بالتورو گلیشئر۔ گارڈن آسٹن وغیرہ۔

مشہور درے جس طرح بلتستان کے گلیشئرز مشہور ہیں۔ اسی طرح اس کے درے بھی بہت مشہور ہیں۔ مثلاً مغربی مسنغ درہ (بلندی ۱۹۰۳۰ فٹ) قراقرم درہ (بلندی ۱۸۶۰۵ فٹ) شمشال درہ (بلندی ۱۵۵۴۰ فٹ)

مشہور چوٹیاں بلتستان کے مشہور گلیشئرز اور دروں کے ساتھ ساتھ اس کی چوٹیاں بھی مشہور ہیں۔

چوٹی کا نام	بلندی
(۱) کے ٹو (K-2) دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی	۸۶۱۱ میٹر
(۲) براڈ پیک	۸۰۴۷ "
(۳) گاشر برم ۱	۸۰۶۱ "
(۴) گاشر برم ۲	۸۰۳۵ "
(۵) پائنیر پیک	۷۲۰۰ "

ذرائع آمد و رفت بلتستان فلک بوس پہاڑوں میں گھرا ہوا ہے۔ یہاں آنے کے لئے ۲ راستے ہیں۔ (۱) ہوائی راستہ (۲) سڑک

۱۔ ہوائی راستہ اسلام آباد سے بوئنگ طیارہ ایک گھنٹہ میں سکردو پہنچا دیتا ہے۔ مگر اس کی آمد کا انحصار موسم پر ہے۔ موسم اگر خوشگوار ہو تو تب جہاز آتا ہے ورنہ نہیں۔ ٹکٹوں کی ایڈوانس بکنگ صدر راولپنڈی میں پی۔ آئی۔ اے آفس سے کروانا پڑتی ہے۔ ٹکٹ کی شرح آجکل II کلاس ۳۵۰/ روپے فی کس ہے۔

۲۔ سڑک سے راولپنڈی پیرودھائی اڈا سے NATCO کی بسیں چلتی ہیں۔ جو گلگت پہنچاتی ہیں۔ گلگت راولپنڈی کا سفر ۱۸ گھنٹوں پر مشتمل ہے۔ گلگت تک کرایہ بس ۱۵۷/ روپے ہے جبکہ گلگت سے سکردو بس ۷/ گھنٹے میں پہنچاتی ہے اور کرایہ تقریباً ۷۰/ روپے ہے۔

خدا کی قدرت کے نظاروں سے لطف اندوز ہونے کے لئے آپ ضرور تشریف لائیں۔

تلاش کر کے اطلاع دیں

قیام پاکستان سے تقریباً ۲۰ سال پیشتر قادیان سے پانچ چھ میل پر مقام کھجالہ سے ایک سکھ احمدی ہوئے تھے ان کا نام اسد الرحمٰن رکھا گیا تھا۔ ان کی سکھ بیوی سے سوہن سنگھ نام لڑکا تھا۔ سوہن سنگھ کی ایک بیٹی ہے جس کا نام سمندری ہے۔ اسد الرحمٰن نو احمدی کی بیوی بھاگ بھری نام سے ایک لڑکا جمال دین اور لڑکی آمنہ پیدا ہوئی تھی۔ اس نو احمدی سکھ کی پوتی سمندری نامی اپنے چچا جمال دین اور اس کی اولاد سے ملنے کے لئے بیقرار ہے۔

جمال دین مذکور کی شادی قیام پاکستان کے چھ ۶ ماہ بعد ضلع ساہیوال کے کسی مقام پر ہوئی تھی۔ برات قادیان سے وہاں گئی تھی۔ اگر جمال دین مذکور یا اس کی اولاد کا ضلع فیصل آباد یا سیالکوٹ اور ربوہ کے کسی احمدی کو پتہ ہو تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں مسماۃ سمندری نے جلسہ سالانہ قادیان پر بڑے درد و الحاح سے پتہ کرانے کی درخواست کی تھی۔

رانا مبارک علی کاشانہ جان۔ حسین کالونی R-6/85، ساہیوال شہر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپورٹس ریلی

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی تیسری سالانہ سپورٹس ریلی حصہ اول مورخہ ۳۱ جنوری اور یکم و ۲ فروری بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہوئی۔

ریلی کا افتتاح مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے مورخہ ۳۱ جنوری ۹۲ء کو صبح نو بجے ایوان محمود میں کیا۔ اس حصہ میں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے مقابلے ہوئے۔ اس مقصد کے لئے پاکستان کو ۹ علاقوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ہر علاقے کو چھ کھلاڑی لانے کی اجازت تھی۔ ہر دو کھیلوں میں سنگلز اور ڈبلز کے مقابلے ہوئے جن میں پاکستان بھر سے کل ۷۱ کھلاڑی شامل ہوئے۔

بیڈمنٹن سنگل میں ۴۲ کھلاڑیوں نے اور ڈبل میں ۴۰ کھلاڑیوں نے حصہ لیا اس طرح بیڈمنٹن سنگل کے ۱۰۶ مقابلے اور ڈبل کے ۸۴ مقابلے کروائے گئے۔

ٹیبل ٹینس سنگل میں ۴۷ کھلاڑیوں نے، اور ڈبل میں ۳۶ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ سنگل کے ۱۶۹ مقابلے اور ڈبل کے ۸۰ مقابلے ہوئے۔ اس طرح ایوان محمود میں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے کل ۲۶۳ مقابلے کھیلے گئے۔

بیڈمنٹن ڈبل کا فائنل ۲ فروری ۴ بجے شام کھیلا گیا۔ یہ مقابلہ مظفر طاہر صاحب مبشر محمود صاحب ربوہ اور محمد محمود صاحب اور محمد عامر صاحب ربوہ کے درمیان ہوا اس کے مہمان خصوصی مکرم میجر عبدالقادر صاحب صدر مجلس صحت تھے۔ ٹیبل ٹینس کے دونوں فائنل ۲ فروری ۵ بجے شام منعقد ہوئے۔ سنگل کا فائنل رانا اقبال احمد صاحب سرور اور کامران آصف صاحب کراچی کے درمیان کھیلا گیا اور اس میں کامران آصف صاحب فاتح قرار پائے۔ ڈبل میں مقابلہ کامران آصف صاحب عمران آصف صاحب کراچی اور عتیق الرحمن صاحب۔ صغیر احمد صاحب چیچہ ربوہ کے درمیان ہوا اور اس میں عمران آصف صاحب اور کامران آصف صاحب علاقہ کراچی کامیاب ہوئے۔ ان مقابلوں میں مہمان خصوصی مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب تھے۔ بیڈمنٹن سنگل کا فائنل رات ۸-۳۰ بجے کھیلا گیا۔ یہ مقابلہ قاضی رفیق احمد صاحب علاقہ گوجرانوالہ اور مظفر طاہر صاحب ربوہ کے درمیان کھیلا گیا جس میں مظفر طاہر صاحب سبقت حاصل کی۔ تمام کھلاڑیوں نے نہایت درجہ نظم و ضبط کا مظاہرہ کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوشگوار ماحول میں تمام مقابلے انعقاد پذیر ہوئے۔ شائقین بھی بڑی تعداد میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تھے آپ نے کامیاب ہونے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے اور یوں یہ تقریب رات نو بجکر پندرہ منٹ دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

نتائج :- ٹیبل ٹینس

سنگل :- اوّل۔ مکرم کامران آصف صاحب کراچی
دوم مکرم رانا اقبال احمد صاحب سرحد
سوم مکرم صغیر احمد صاحب چیچہ ربوہ

ڈبل :- اوّل :- مکرم کامران آصف صاحب
" عمران آصف صاحب کراچی
دوم۔ " عتیق الرحمان صاحب
" صغیر احمد صاحب چیچہ ربوہ
سوم۔ " عطاء الکلیم صاحب
" مجد الدین صاحب مجد ربوہ

بہترین ٹیم اور ٹرافی کی حقدار۔ علاقہ کراچی۔
نگران مکرم راجہ مبارک احمد صاحب کراچی۔

بیڈمنٹن

سنگل : اوّل۔ مکرم مظفر احمد صاحب طاہر ربوہ
دوم " قاضی رفیق احمد صاحب گوجرانوالہ
سوم۔ مکرم عامر رشید صاحب ربوہ

ڈبل :- اوّل : مکرم سید مبشر محمود صاحب
" مظفر احمد صاحب طاہر ربوہ
دوم : " محمد محمود صاحب
" عامر رشید صاحب ربوہ
سوم۔ " افتخار احمد صاحب
" مظفر احمد صاحب گوجرانوالہ

بہترین ٹیم اور ٹرافی کی حقدار۔ علاقہ ربوہ
نگران مکرم چوہدری عطاء الرحمان صاحب محمود مہتمم مقامی

اسیرانِ راہ مولا کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

سانحۂ ارتحال: مکرم محمد صدیق صاحب ولد مکرم میاں اللہ لوک صاحب واسو بنگلہ (منڈی بہاؤالدین) مورخہ ۲۱ فروری بروز جمعہ بعمر ۴۷ سال وفات پا گئے۔ ایک روز قبل پیٹ میں شدید درد اٹھی بیماری کی صحیح تشخیص بھی نہ ہو سکی اور ۲۴ گھنٹے بعد اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

○ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر محلہ ناصر آباد کے والد مکرم چوہدری دل محمد صاحب آف چک نمبر ج۔ ب ۶/۱ دھروڑ ضلع فیصل آباد مورخہ ۱۸ فروری بوقت دس بجے شب بعمر اٹھہتر سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ ۱۹ فروری بعد از نماز ظہر بیت المہدی میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد بھی مکرم شاہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ قریباً ۴۰ سال سے مقامی جماعت کے صدر تھے اور لمبے عرصہ تک امیر حلقہ بنگلہ نرڑ والا ضلع فیصل آباد رہے۔

○ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد نواز صاحب آف جھنگ صدر مورخہ ۲ فروری ۱۹۹۲ء کو وفات پا گئے۔ ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ بیت المہدی گول بازار میں پڑھی گئی اسکے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف مکرم سردار رحمت اللہ صاحب کے داماد تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ: عزیزہ رفیعہ مجید بنت میاں عبدالمجید آف لاہور کا نکاح ۲۴ جنوری ۹۲ء کو بیت الحمد سمن آباد میں مکرم قریشی محمود احمد صاحب نے شیخ مبارک احمد صاحب ولد شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدر آبادی سے بعوض پچھتر ہزار-/۷۵۰۰۰ روپے حق مہر پڑھایا ۴۔ فروری ۹۲ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اور ۵ فروری کو وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ ہوئی۔ جسمیں دور و نزدیک سے آئے ہوئے عزیزوں اور جماعت کے احباب نے شرکت کی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور جماعت کیلئے بابرکت کرے۔

پتہ درکار ہے: محترمہ رحمت النساء بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی امیر الدین صاحب قوم شیخ سابق سکونت موضع جم گاؤں ضلع بھاگلپور کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مطلع کریں۔

○ محترمہ امتہ السلام صاحبہ زوجہ مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب ساکن قادیان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ محترمہ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز سابق پرائیویٹ سیکرٹری کی ہمشیرہ ہیں۔

○ مکرم جواہر صاحب ولد مکرم بابا سیس صاحب قوم ماشکی ساکن احمد آباد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

بازیافتہ گھڑی: ایک عدد گھڑی زنانہ مورخہ ۲۰ فروری ۹۲ء کو محلہ دار الصدر غربی سے ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔
(شرافت علی ۶/۷ دار الصدر غربی (حلقہ بیت لطیف ربوہ)

نمایاں پوزیشن: مکرم نور احمد بشیر صاحب ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ بہاولپور نے اسلامیہ یونیورسٹی سے ایم ایس سی سال اوّل میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرماوے اور نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔
(نظارت تعلیم)

گمشدہ رسید بکس

تین عدد رسید بکس نمبر ۱۴۴۹۷ رسید نمبر ۱ تا ۶۲ اور رسید بک نمبر ۲۳۵۷۰ رسید نمبر ۱ تا ۸ مستعمل شدہ از جماعت احمدیہ مردان شہر اور رسید بک نمبر ۷۹۱۹/A جس کی رسید نمبر ۱ تا ۱۰۰ غیر مستعملہ ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور شہر سے گم ہو گئی ہیں۔

اگر کسی دوست کو ان رسید بکوں کے بارہ میں علم ہو جائے تو وہ نظارت مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اطلاع فرماویں۔ نیز ان رسید بکوں پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔
(ناظر مال آمد)

موصیان کرام

○ دفتر وصیت سے خط و کتابت کرتے وقت براہ کرم اپنا وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔ اسطرح چندہ ادا کرتے وقت نمبر وصیت رسید پر ضرور لکھوایا کریں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ کشمیر پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہم یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے حل کرنا چاہتے ہیں۔ قوم کشمیر کے بارے میں حکومت کے رویّہ سے مطمئن ہے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کو چاہیئے کہ وہ کشمیر کے مسئلے پر اپوزیشن کو اعتماد میں لیں۔ انہوں نے کہا کہ لبریشن فرنٹ والے کنٹرول لائن توڑنے سے پہلے پاکستان اور آزاد کشمیر کی سیاسی جماعتوں سے بات کر لیں۔

○ آزاد کشمیر کی تمام اپوزیشن پارٹیاں ۳۰ مارچ کو کنٹرول لائن توڑنے کے فیصلے سے لاتعلق ہو گئی ہیں۔ جے کے ایل ایف نے یہ فیصلہ دوسروں کو اعتماد میں لئے بغیر کیا ہے اس لئے اس اپیل کے مقاصد کا حصول مشکوک ہو کر رہ گیا ہے۔

○ پاکستان کا دورہ کرنے والی جمہوریہ قازقستان اسلامی دنیا میں سب سے بڑے ایٹمی ذخیرے کی مالک ہے قازقستان کے بلین البراعظمی میزائیل واشنگٹن سمیت مغربی دنیا کے کسی بھی دارالحکومت کو تباہ کر سکتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کے موجودہ نظام سے یہ لگتا ہے کہ پورے ملک کو بسترِ علالت پر لٹا دیا گیا ہے۔

○ ون ڈے کرکٹ کے ورلڈ کپ میں پاکستان اپنا پہلا میچ ویسٹ انڈیز سے ہار گیا۔

○ پنجاب میں جرائم کی رفتار میں تشویشناک اضافہ ہو گیا ہے اس بارے میں وزیر اعلیٰ کو پولیس رپورٹ مل گئی ہے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس کی لانگ مارچ کے دوسرے مرحلے میں محترمہ بے نظیر بھٹو فیصل آباد میں خطاب کر رہی ہیں۔

○ صادق آباد میں ٹریفک کے حادثے میں ۱۰ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے میں نے صدر سے آئی جے آئی کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ آئی جے آئی ٹھیک جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غلام عبد ر وائیں کو کون جانتا ہے وہ سرحد اور سندھ میں چلے جائیں تو کوئی پہچانے گا بھی نہیں سندھ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کسی کی بیماری کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں لائی جا سکتی۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ خفیہ ایجنسیاں غلط رپورٹیں دے کر وزیر اعظم کو اندھیرے میں رکھ رہی ہیں۔ اخبارات پر بھی حکومت کا دباؤ ہے اس لئے اپوزیشن نے عوام سے براہِ راست رابطے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ خان عبد الولی خان نے کہا ہے کہ امریکہ بھارت کو چین کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خارجہ پالیسی کو داخلی مفادات کے تابع رکھا جاتا ہے لیکن ہماری داخلہ پالیسی خارجہ مفادات کے زیر اثر ہے۔

○ جھنگ میں ۴ مارچ کو ہونے والے ضمنی انتخابات فوج کی نگرانی میں کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ صدر اسحاق نے کہا ہے کہ حکومت کی پالیسیوں سے میرا مطمئن ہونا ضروری نہیں ہے۔

○ قازقستان کے صدر نور سلطان نذر بالیوف کا اسلام آباد آمد پر زبردست استقبال کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کے ساتھ ماضی کے رشتے بحال کرنا چاہتے ہیں۔

○ وزیر اعظم نے سندھ کے اراکین اسمبلی کو کہا ہے کہ وہ مارچ تک بیرون ملک نہ جائیں۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے اقتصادی امور سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ میں جماعت اسلامی کے اسلام کو نہیں مانتا یہ اپنے منصوبے کہیں اور جا کر پورے کرے اگر اسے تکلیف ہے تو حکومت چھوڑ دے۔

○ جاپانی موٹر ساز کمپنی سوزوکی کے سربراہ اوسامو سوزوکی نے کہا ہے کہ پاک سوزوکی موٹر کمپنی کا انتظام بھی ہمارے حوالے کیا جائے ورنہ سنگین مسائل پیدا ہوں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ فنڈز میں کمی کے باعث سابق سوویت خلا باز خلا سے ابھی تک واپس نہیں آ سکا۔ اب اسے مزید چھ ماہ تک خلاء میں رہنا پڑے گا۔

○ سعودی عرب نے تاجکستان اور ازبکستان سے سفارتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔

○ روس میں تاتاریوں نے آزادی کی جنگ شروع کر دی ہے۔ ان میں تاتاری ثقافت اور اسلامی تشخص فروغ پا رہا ہے۔ علاقے میں انتہا پسندی بڑھنے کا خطرہ ہے۔

بقیہ: صا سے آگے

چھوڑ کے اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں اور اس کی عظمتوں کو پہچانتے نہیں اور اس کے دین سے دُور رہتے ہیں اور اس کے احکام کو بوجھ سمجھتے ہیں، ان کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کیا وہ ان کے پاس عزّت کے خواہاں ہیں؟ (۔۔۔) کیا یہ حرکتیں وہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ لوگ خدا سے دُوری کی راہوں کو اختیار کرنے والے ہیں ان کی صحبت میں رہ کے یہ دُنیا میں عزّت پا لیں گے؟ نہیں (۔۔۔) اگر ایسا ہے تو وہ یاد رکھیں کہ عزّت سب کی سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ عزّت کے سب سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے۔ عزّت کے حصول کی ساری راہیں اس نے کھولیں۔ ان کی طرف اسی نے رہنمائی کی۔ حقیقی عزّت کی بخشش اسی دربار سے ہوتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ر اپریل ۱۹۸۲ء)

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۶۰۶، ۱۱

پتہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)

کراچی

فون ۶۳۲۵۵۱۱

پروپرائیٹرز

میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز